مقالہ بعنوان (۱)

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ

بحیثیت

ماہر معاشیات

علوم اسلامیہ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حصول کے لئے پیش کیا گیا

مقالہ نگار

منور حسین چیمہ

اسسٹنٹ پروفیسر

شعبہ علوم اسلامیہ

گورنمنٹ اسلامیہ کالج سمبڑیال (سیالکوٹ)

نگران تحقیق

پروفیسر ڈاکٹر جمیلہ شوکت

چیئرپرسن

ادارہ علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب

لاہور

ادارہ علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب لاہور

رجب المرجب ۱۴۱۸ھ نومبر ۱۹۹۷ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ ط

(الاعراف : ١٠)

مولای صل و سلم دائمًا ابدًا
علی حبیبك خیر الخلق کلهم

محمد سید الکونین والثقلین
والفریقین من عرب و من عجم

هوالحبیب الذی ترجیٰ شفاعته
لکل هول من الاهوال مقتحم

فاق النبین فی خلق و فی خلق
ولم یدانوه فی علم ولا کرم

ثم الرضا عن ابی بکرؓ وعن عمرؓ
وعن علیؓ وعن عثمانؓ ذی الکرم

(البوصیریؒ)

"اے مالک میرے درود اور سلام بھیج ہمیشہ ہمیشہ تک اپنے دوست پر جو بہتر ہیں ساری خلقت سے۔
سو وہ کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم" دُنیا اور آخرت کے سَردار اور جن و انسان کے سردار اور دونوں فریقوں عرب اور عجم کے سَردار۔
وہی ہیں اللہ کے ایسے حبیب کہ ان کی شفاعت کی اُمید ہے۔ ہر ایک خوف کے وقت جو آنے والے خوف ہیں۔
نبیوں پر فوقیت لے گئے خلقت اور خلق میں اور دوسرے نبی نہ ان کے علم کو پہنچ سکے اور نہ کرم کو۔
پھر راضی ہو حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ سے اور حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ سے کہ وہ صاحب کرم ہیں۔

انتساب

مخدوم امم

ابوالحسن سیّد علی بن عثمان ہجویریؒ

کے نام

خاک پنجاب از دمِ او زندہ گشت
صبح ما از مہر او تابندہ گشت
(اقبالؒ)

حضرت غلام حسن قادری نوشاہیؒ
کٹھیالہ (گجرات)

منجانب : منوّر

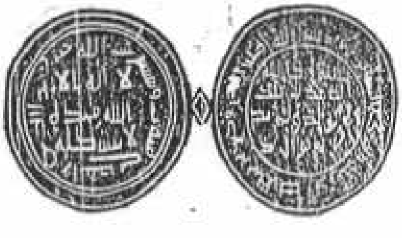

ولید بن عبدالملک کے
دور کے سکے

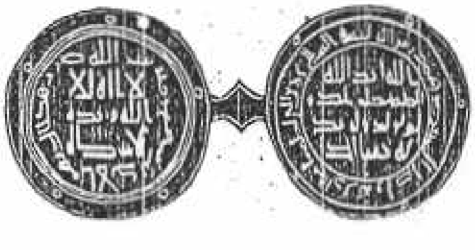

ہشام بن عبدالملک
کے دور کے سکے

بنو امیہ کے دور کا دینار

ہارون الرشید کے دور کے سکے

اظہار تشکر

سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں جس نے مجھ ایسے بے کار شخص کو جو علم و عمل میں کوئی مقام نہیں رکھتا' امام ابو یوسف ایسی بلند پایہ شخصیت پر تحقیقی کام کرنے کی توفیق دی۔ اگر خالق کائنات کا خصوصی فضل و کرم راقم پر نہ ہوتا تو ایک لفظ بھی تحریر کرنا ناممکن تھا۔ یہ محض رب ذوالجلال کی عطا کردہ ہمت اور توفیق ہی کا نتیجہ ہے کہ یہ کام مقررہ مدت میں پایہ تکمیل کو پہنچ سکا۔

نگران تحقیق، محترمہ ڈاکٹر جمیلہ شوکت نے جس طرح مشفقانہ انداز میں راہنمائی کی وہ بھی میرے لیے بہت بڑا اعزاز ہے۔ محترمہ نے انتظامی اور علمی مصروفیات کے باوجود اپنا قیمتی وقت صرف کر کے دین اسلام اور علم کی ترویج و ترقی سے گہری وابستگی کا اظہار فرمایا۔

اس مقالہ میں اگر کوئی خوبی ہے تو وہ نگران تحقیق کی بہترین راہنمائی کا نتیجہ ہے اور جو خامیاں رہ گئی ہیں ان کا ذمہ دار صرف مقالہ نگار ہے۔

محترمہ نے محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے اس تحقیقی کام کی نگرانی کی ہے۔ اس لیے اس محنت کا صلہ بھی اللہ تعالیٰ ہی انہیں دنیا و آخرت میں عطا فرمائے گا۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے علم، عمل اور عمر میں برکت پیدا فرمائے۔

محترم پروفیسر غلام رسول عدیم صاحب کا احسان مند ہوں کہ جن کی راہنمائی کے بغیر راقم یہ ذمہ داری ادا نہ کر سکتا۔ راقم الحروف سات سال کے عرصہ میں متعدد بار ان کے در دولت پر حاضر ہوا تو موصوف نے جس خلوص بھرے انداز میں معاونت فرمائی اس کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ مجھے یہ اعتراف ہے کہ راقم ان کی علمی مصروفیت میں مخل ہوا امید ہے وہ در گزر فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں دنیا اور آخرت میں اس نیکی کا انعام عطا فرمائے۔

ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب کا ممنون ہوں ۔ جنہوں نے مقالہ کے خاکہ کی تیاری میں ہمدردانہ انداز میں راہنمائی فرمائی۔ ان کی ہدایات کی روشنی ہی میں مقالہ کے ابواب و فصول کی ترتیب ممکن ہوئی۔

محترم پروفیسر حافظ محمد ارشد صاحب کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے نہ صرف موضوع کی منظوری کے لیے جدوجہد فرمائی بلکہ اس کام کی تکمیل کے لیے راقم کو وقتاً فوقتاً تلقین کرتے رہے۔

ادارہ علوم اسلامیہ کے اساتذہ کرام ' پروفیسر ڈاکٹر امان اللہ خاں ' ڈاکٹر خالد علوی صاحب پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمود اختر صاحب ' پروفیسر ممتاز احمد سالک صاحب ' پروفیسر شبیر احمد منصوری صاحب پروفیسر ڈاکٹر حمید اللہ صاحب اور پروفیسر محمد رفیق چوہدری صاحب ایسی علم و عمل سے مزین شخصیات سے بحیثیت طالب علم بہت کچھ سیکھا اس لیے ان کے احسانات کو بھی نہیں بھول سکتا۔

برادرم سجاد صاحب (سجاد کمپوزنگ سنٹر گوجرانوالہ) نے جس محنت اور خلوص سے اس مقالہ کی کمپوزنگ کی وہ بھی قابل تحسین ہے۔

منور حسین چیمہ

گورنمنٹ اسلامیہ کالج سمبڑیال

تحقیقی کام کا آغاز ۲ دسمبر ۱۹۹۰

تکمیل ۲۲ نومبر ۱۹۹۷

عمومی اشارات

1 حواشی و حوالہ جات ہر باب کے آخر میں دیئے گئے ہیں

2 مقالہ میں پہلی بار کسی کتاب کا حوالہ تحریر کرتے وقت مکمل نام مع نام مصنف مقام اشاعت وغیرہ کا التزام کیا گیا ہے۔ بعد ازاں کتاب اور مصنف کا مختصر نام لکھا گیا ہے۔

3 کتب حدیث کے حوالہ جات تقریباً" ہر جگہ مکمل تحریر کئے گئے ہیں

4 مقالہ میں حوالہ دیتے ہوئے "الخراج" سے مراد امام ابو یوسف کی کتاب الخراج ہے۔ خراج کے موضوع پر دیگر کتب کے حوالہ جات لکھتے وقت مصنف کا نام بھی تحریر کیا گیا ہے۔

5 ہر باب میں پہلی بار کسی شخصیت کا مکمل نام مع سن وفات دیا گیا ہے۔

(۶) مقالہ میں جن کتب کے ایک سے زائد ایڈیشن استعمال کئے گئے ہیں۔ ان کی صراحت مصادر و مراجع کی فہرست میں کر دی گئی ہے

فہرست مضامین

عنوان: امام ابو یوسف بحیثیت ماہر معاشیات

	مقدمہ	18---1
	حواشی و حوالہ جات	18---16
باب اول	عہد امام ابو یوسف اور ان کے مختصر سوانح حیات	68---19
فصل اول	عہد امام ابو یوسف کا تاریخی پس منظر	33---21
	عہد ابو یوسفؒ	22
	سیاسی حالت	22
	تمدنی و معاشرتی حالت	24
	علمی حالت	25
	معاشی حالت	27
فصل دوم	امام ابو یوسف کے مختصر سوانح حیات	53---34
	نام و نسب	35
	ولادت	"
	تحصیل علم	"
	خصوصی تربیت	37
	علمی مقام و مرتبہ	"
	درس و تدریس اور تلامذہ	39
	عہدہ قضاء	41
	تصانیف	42
	وفات	46
	مناقب و محاسن	47
	اعتراضات اور ان کا تحقیقی جائزہ	48
	حواشی و حوالہ جات باب اول	68---54

باب دوم	امام ابویوسف کے معاشی افکار کے منابع	117---69
فصل اول	اجتہادی مقام	83---71
فصل دوم	معاشی افکار کے منابع	109---84
	قرآن حکیم	85
	امام ابویوسف کی وہ آراء جو اس ماخذ پر مبنی ہیں	86
	حدیث	87
	فہم حدیث میں امام ابویوسف کا مقام	87
	حدیث کے بارے میں امام ابویوسف کا نظریہ	88
	مثالیں	89
	اقوال صحابہؓ	91
	اقوال صحابہؓ کے بارے میں امام ابویوسف کا نظریہ	92
	آثار صحابہ سے استدلال کی مثالیں	93
	اجماع	94
	اجماع امام ابویوسف کی نظر میں	95
	مثالیں	96
	قیاس	98
	قیاس' امام ابویوسف کے فکر میں	99
	مثالیں	99
	استحسان	100
	امام ابویوسف اور استحسان	101
	مثالیں	101
	عرف	102
	امام ابویوسف کی ایک خصوصیت	104
	نص خاص اور عرف میں تضاد کے بارے میں امام ابویوسف کا موقف	105
	حواشی و حوالہ جات باب دوم	110 تا 117

باب سوم	امام ابویوسف کے معاشی افکار و نظریات	411---118
فصل اول	معاشی فکر کی مختصر تاریخ-عہد ابویوسف تک	137---121
	معاشیات کا مفہوم	122
	معاشی فکر کی مختصر تاریخ	122
	(ا) غیر اسلامی معاشی فکر کی تاریخ	123
	(ب) اسلامی معاشی فکر	125
فصل دوم	ٹیکسوں کے بارے میں امام ابویوسف کی اصولی بحث	146---138
	ٹیکس عائد کرنے کے اصول	139
	ٹیکس وصول کرنے کے عام اصول	142
فصل سوم	بیت المال کے مداخل کے بارے میں	
	ابویوسف کا معاشی فکر	196---147
	زکوٰۃ	148
	امام ابویوسف کی طرف منسوب ایک حیلہ اور اس کا تحقیقی جائزہ	158
	عشر	161
	صدقہ فطر	166
	صاع کی مقدار	167
	عشری اور خراجی زمینوں کی تحقیق	169
	عشور	175
	جزیہ	178
	فئے اور خراج	183
	رکاز اور معدنیات	184
	بازیافتہ اموال	187
	لقطہ	187
	لاوارث ترکے	188
	جنگ کے غنائم	188

	وقف	191
فصل چہارم	بیت المال کے مصارف امام ابو یوسف کی نظر میں	207---197
	بیت المال کا مفہوم	198
	مختصر تاریخ	198
	ہارون الرشید کے دور میں بیت المال کے مصارف	198
	بیت المال کے مصارف امام ابو یوسف کی نظر میں	199
فصل پنجم	ابو یوسف کے فکر کی روشنی میں	
	اسلامی ریاست کی معاشی ذمہ داریاں	237---208
	(1) کفالت عامہ	209
	(2) معاشی ترقی کا اہتمام	214
	(ا) وہ بنیادیں جن پر معاشی ترقی استوار ہوتی ہے	214
	(ب) معاشی ترقی کس طرح ممکن ہے؟	220
	(i) ترقیاتی اسکیموں کا اجراء	220
	(ii) ذرائع آمد و رفت کی تعمیر	220
	(iii) ذرائع آبپاشی کی تعمیر و اصلاح	222
	(iv) ترقیاتی اسکیموں کی لاگت کس طرح پوری کی جائے؟	224
	(v) مخصوص ترقیاتی اسکیموں کی لاگت	
	کن لوگوں کے ذمہ ہوگی؟	228
	(vi) مصلحتوں میں تعارض پیدا ہو جائے	
	تو کس کو ترجیح دی جائے	229
	(vii) ترقیاتی اسکیموں پر نگران اہل کاروں کے اوصاف	231
	(viii) معائنہ و احتساب	233
	(ix) قومی املاک کا پیدا آور استعمال	
	معاشی جد و جہد میں ہر شہری کی عملی شرکت	237
فصل ششم	امام ابو یوسف کی معاشی اصلاحات	289---238

	(1) خراج وظیفہ کی بجائے خراج مقاسمہ کی سفارش	241
	(2) خراج کی وصولی میں قبالہ کے نظام کی ممانعت	259
	(3) عاملین کی تنخواہیں بیت المال سے دی جائیں	268
	(4) خراج کی وصولی بروقت کی جائے	270
	(5) سرکاری غلہ کی وصولی کے جملہ اخراجات حکومت برداشت کرے۔	272
	(6) مقاسمہ کے نظام کے تحت اندازہ سے لینے کی ممانعت	274
	(7) خراج و صدقات کی آمدنیوں کو الگ الگ رکھا جائے	275
	(8) قیدیوں کی معاش کا بندوبست کیا جائے	276
	(9) ٹیکسوں کی وصولی صالح اور باصلاحیت افراد کے ذریعے کی جائے	280
	(10) نظام احتساب کا قیام	284
فصل ہفتم	امام ابو یوسف اور مسائل زمین	303---290
	(1) مزارعت	291
	مزارعت کے بارے میں امام ابو حنیفہ کا نقطہ نظر	292
	امام ابو یوسف کا فتویٰ	293
	امام ابو یوسف کے نزدیک مزارعت و مضاربت	293
	امام ابو یوسف کے نزدیک مزارعت کی جائز صورتیں	297
	فاسد صورت	299
	(2) احیائے موات (بنجر اراضی کو آباد کرنا)	299
	موات زمینوں کی تعریف	299
	احیاء کے ذریعے ملکیت	299
	آباد کاری کے طریقے	300
	حکومت کی اجازت کا مسئلہ	301

	ٹیکس کی ادائیگی	303
فصل ہشتم	جاگیروں کے بارے میں امام ابویوسف کا نظریہ	312---304
	شرعی حیثیت	305
	امام ابویوسف کے بارے میں ڈاکٹر ضیاء الدین الریس	
	کی ایک رائے کا تنقیدی جائزہ	"
	جاگیر دینے کا اختیار	306
	غرض وغایت	307
	جاگیروں کی ملکیت	309
	حدود	"
	اقسام	310
	قطائع (یا جاگیروں) پر ٹیکس	"
فصل نہم	مسائل تجارت سے متعلق	
	امام ابویوسف کا معاشی فکر	338---313
	خرید و فروخت	314
	احتکار	333
	مضاربت	"
	شرکت	338
فصل دہم	امام ابویوسف اور مسائل محنت	346---339
	اجارہ کا مفہوم	340
	محنت و اجرت کے بارے میں	
	امام ابویوسف کا معاشی فکر	340
فصل یازدہم	نفقات واجبہ اور امام ابویوسف کا معاشی فکر	353---347
فصل دوازدہم	امام ابویوسف کے متفرق معاشی افکار	374---354
	حجر (مالکانہ تصرفات پر پابندی)	
	غلہ کا نرخ اور اس کی رسد	355

	کرنسی کی قیمت میں تبدیلی	358
	ملکی تجارت	359
	مشترکہ ملکیت	360
	حق شفعہ	"
	رہن	"
	ہبہ	365
	دار الحرب میں سود کا مسئلہ	366
	جرمانہ	"
	قرض	367
	وراثت	368
	وصیت	370
	اضطراری حالات میں مبتلا اہل حاجت کے حقوق	373
	نظریہ التعسف فی استعمال الحق	373
	حواشی و حوالہ جات باب سوم	411---375
باب چہارم	امام ابو یوسف کے معاشی افکار و نظریات کا تنقیدی جائزہ	554---412
فصل اول	کتاب الخراج پر ایک تحقیقی نظر	424---414
فصل دوم	مالیات عامہ	457---425
فصل سوم	خراج اور جزیہ سے متعلق ابو یوسف کے معاشی فکر پر مستشرقین کی تنقید اور اس کا تحقیقی جائزہ	472---458
فصل چہارم	اسلامی ریاست کی معاشی ذمہ داریاں	482---473
فصل پنجم	معاشی اصلاحات کی افادیت	493---483
فصل ششم	مسائل زمین	514---494
فصل ہفتم	متفرق معاشی افکار	535---515
	حواشی و حوالہ جات باب چہارم	554---536

باب پنجم	امام ابویوسف کی اقتصادی بصیرت کے اثرات	584---555
فصل اول	وہ کتب جن پر ابو یوسف کے معاشی فکر کے اثرات ہیں	561---558
فصل دوم	مسلم ریاستوں کے مالیاتی و معاشی نظام میں آپ کے افکار و نظریات کے اثرات	562
	(ا) خلافت عباسیہ	563
	(ب) خلافت عثمانیہ	570
	(ج) سلاطین دہلی اور عہد مغلیہ کا مالیاتی نظام	570
فصل سوم	مسلم ممالک کے قوانین میں آپکے افکار کے اثرات	579---574
	(ا) مجلّہ الاحکام العدلیہ	575
	(ب) دیگر ممالک کے قوانین	579
	حواشی و حوالہ جات باب پنجم	584---580
باب ششم	امام ابو یوسف اور ممتاز ماہرین معاشیات ایک تقابلی جائزہ	585 تا 612
	یحییٰ بن آدم القرشی	587
	ابو عبید القاسم بن سلام	592
	قدامہ بن جعفر	595
	علی بن احمد ابن حزم	597
	ابو حامد محمد بن محمد الغزالی	600
	عبد الرحمٰن بن محمد ابن خلدون	603
	ایڈم سمتھ	607
	حواشی و حوالہ جات باب ششم	612-609
باب ہفتم	پاکستان میں ٹیکس کے نظام کا تنقیدی جائزہ اور ابو یوسف کے معاشی افکار کی روشنی میں اصلاح کی تجاویز	638---613

	قوانین محاصل	614
	تنقیدی جائزہ	617
	ابویوسف کے افکار کی روشنی میں اصلاح کی تجاویز	624
	حواشی و حوالہ جات باب ہفتم	638---637
باب ہشتم	ابویوسف کے معاشی افکار کی روشنی میں پاکستان کے معاشی مسائل کا حل	650---639
	پاکستان کے معاشی مسائل	640
	ابویوسف کے معاشی افکار کی روشنی میں مسائل کا حل	644
	حواشی و حوالہ جات باب ہشتم	650
○	مصادر و مراجع	
○	کتب خانے	

مقدمه

جدید دور میں انسان کی دنیوی زندگی میں معاشیات کو جو اہمیت حاصل ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ تاریخ کے ہر دور میں یہ علم ارتقاء پذیر رہا ہے۔ مختلف مصنفین اپنی کتب میں مختلف موضوعات مثلاً زراعت' تجارت' صنعت و حرفت اشیاء کے مبادلے' زر کے استعمال اور دیگر معاشی امور سے متعلق بحثیں کرتے رہے ہیں۔ اور اب یہ مباحث ایک مرتب اور منضبط علم کی شکل اختیار کر چکے ہیں۔

دور حاضر میں اس علم کی تعلیم و تدریس کا انتظام تقریباً ہر ملک کے تعلیمی اداروں میں ہے۔ اسی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے یورپ میں معاشی تجزیہ (Economic Analysis) کی تاریخ پر کئی کتب تحریر کی گئیں۔ آج ہمارے کتب خانوں میں معاشی نظریات کی تاریخ پر "History of Economic Thought" اور "History of Economic Analysis" کے نام سے درجنوں کتب ملتی ہیں۔(1)

ان میں مورخین نے جدید دور سے پہلے کے زمانہ کو چار ادوار میں تقسیم کیا ہے۔

(1) قدیم مشرقی دور (The Ancient Oriental Age)

(2) یونانی دور (The Greek Age)

(3) رومن دور (The Roman Age)

(4) قرون مظلمہ کا عیسائی دور (The Christian Medieval Age)

یہ کس قدر حیرت آفریں بات ہے کہ تمام مورخین معاشی فکر کی تاریخ مرتب کرتے وقت یونانی فلاسفر افلاطون (Plato)(م 347ق-م) اور ارسطو' (Aristotle)(م 322ق-م) سے آغاز کرتے ہوئے دور حاضر تک کے ماہرین معاشیات کا تذکرہ کرتے ہیں۔ لیکن مسلم مفکرین کو یکسر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔(2)

625ء تا 1550ء کے زمانہ کو انہوں نے تاریک دور "Dark Age" قرار دیا ہے۔ جوزف - اے شمپیٹر (Joseph A.Schumpeter) نے اپنی کتاب "History of Economic Analysis" میں یونانی' رومی معاشیات پر بحث کرنے کے بعد دوسرے باب میں "The Great Gap" کے عنوان کے تحت یہ لکھا ہے۔

> *So far as our subject is concerned we may safely leap over 500 years to the epoch of St. Thomas Aquinas (1225-74), whose summa theologica is in the history of thought what the south western spire of the cathedral of chartres is in the history of architecture.* (3)

"جہاں تک ہمارے موضوع کا تعلق ہے ہم باسانی سینٹ ٹامس اکوئی ناس (74-1225) 500 سال کے زمانے تک بیک جست پہنچ سکتے ہیں۔ جس کی جامع لاہوتی تحریر تاریخ فکر میں وہی مقام رکھتی ہے جو چارتری 3/2 (Chartres) کے کلیسا کے جنوب مغربی منار کا فن تعمیر کی تاریخ میں ہے۔"

شمپیٹر (Schumpeter) کے اس بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پانچ سو سال تک تحریری یا عملی شکل میں معاشیات پر کوئی کام نہیں ہوا۔ اور پھر اس کی پیروی کرتے ہوئے دیگر مورخین نے بھی مسلم علماء کو قابل التفات نہیں سمجھا۔

ہمارے نزدیک معاشی تجزیہ کی تاریخ میں مسلم ماہرین معاشیات کو نظرانداز کرنے کے تین بڑے اسباب ہیں۔

(ا) پہلا اور بنیادی سبب تو وہ تعصب اور عناد ہے جو یورپ کو اسلام سے ہر دور میں رہا ہے۔

(ب) دوسرا سبب یہ ہے کہ مغرب میں مختلف علوم کا ارتقاء ایک مخصوص ماحول میں ہوا ہے۔ اس کے نتیجے میں مغربی دانشور مسلمانوں کے معاشی افکار و نظریات سے آگاہ نہ ہو سکے۔ (4)

(ج) خود مسلمان مصنفین نے بھی اپنے اسلاف کے معاشی فکر اور مسلم علماء و مفکرین کے یہاں معاشی تجزیے کی تاریخ مرتب کرنے کی کوشش نہیں کی۔ (5)

حقیقت یہ ہے کہ مغربی مورخین معاشیات نے معاشی فکر کی تاریخ کی جو تقسیم کی ہے وہ نامکمل ہے۔ کیونکہ اس طرح مسلمانوں یا عربوں کا تقریباً ایک ہزار سال کا طویل دور حذف کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے جس تاریک دور (Dark Age) کی طرف اشارہ کیا ہے وہ یورپ کی تاریخ پر تو منطبق ہو سکتا ہے (6) لیکن اسے مسلمانوں کی تاریخ پر کسی طرح بھی چسپاں نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ یہ تو مسلمانوں کی تاریخ کا وہ دور ہے جو تعلیمی، معاشرتی، تہذیبی اور معاشی لحاظ سے دنیا کی سب قوموں سے اعلیٰ تھا۔ اس وقت مسلمانوں کی عظیم سلطنت تھی جو یورپ اور افریقہ کے مغربی ساحلوں اور ایشیا کے جنوب مشرقی ساحلوں تک پھیلی ہوئی تھی۔ مسلمان قوم زندگی کے ہر میدان میں ترقی کی اعلیٰ منازل طے کر رہی تھی۔ ایک عام قاری بھی اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتا کہ مغربی تہذیب سے پہلے جس عظیم قوم نے کئی سو سال دنیا کے ایک بڑے حصے پر حکومت کی ہو اور جس کے علمی کاموں سے آج یورپ بھی استفادہ کر رہا ہے۔ اس نے معاشی فکر و تجزیے کے باب میں کوئی قابل ذکر کام نہ کیا ہو گا۔ (7) اے۔ گلیوم (A-Guillaume) کہتا ہے۔

At the height of Abbasid power their subjects enjoyed a period of unexampled economic prosperity. Trade by land and sea was developed by an amazing degree; agriculture and irrigation were developed and arts

and sciences were cultivated as never before (8)

"عباسیہ کے زمانہ عروج میں ان کی رعایا عدیم المثال قسم کی خوشحالی سے بہرہ ور ہوئی۔ خشکی اور سمندر کے راستوں سے تجارت نے حیران کن حد تک ترقی کی۔ زراعت' آب پاشی' فنون لطیفہ اور سائنس کی مختلف شاخوں نے اس قدر ترقی کی کہ اس سے قبل ان علوم میں ایسی ترقی نہ ہوئی تھی۔"

معاشی تجزیہ سے ہماری مراد یہ ہے کہ ان قوتوں اور ان انسانی اعمال و رجحانات کا پتہ چلایا جائے جن کے تعامل کے نتیجے میں سطح زندگی پر نمایاں معاشی مظاہر وجود میں آتے ہیں یا ان اثرات و نتائج کی نشاندہی کی جائے جو کسی معاشی عمل یا اقدام سے متعلقہ افراد یا اداروں پر مرتب ہوتے ہیں۔ تجزیہ کا اطلاق اسباب و عوامل کی دریافت پر بھی ہوتا ہے اور اثرات و نتائج کی تحقیق پر بھی۔ معاشی تجزیہ پیچیدہ اور مرکب معاشی امور کے پیچھے کام کرنے والی سادہ اور مفرد قوتوں کو دریافت کرتا ہے یا معاشی اعمال کے پیچیدہ اثرات کے مختلف اجزاء کو ایک دوسرے سے الگ کرکے دکھلاتا ہے۔ قیمتوں کے تعین کو طلب و رسد کے تعامل کا نتیجہ قرار دینا۔ پھر طلب کی تعیین کرنے والے عوامل۔۔۔ افراد کے ذوق اور ان کی ترجیحات' ان کی آمدنی وغیرہ۔۔۔ کی نشاندہی کرنا معاشی تجزیے کی ایک مثال ہے۔ اس طرح کسی محصول کا تجزیہ یہ متعین کرے گا کہ اس کے اثرات محصول ادا کرنے والوں پر کیا پڑتے ہیں۔ اور اس سے وصول کرنے والوں کو کیا حاصل ہوتا ہے۔ ان اثرات اور اس حاصل کا' محصول کی نوعیت' اس کی شرح یا طریق تحصیل سے کیا تعلق ہے اور ان میں کوئی ترمیم ان اثرات و نتائج کو کس طرح متاثر کر سکتی ہے۔

معاشی فکر کا دائرہ زیادہ وسیع ہے۔ اس سے مراد وہ تمام افکار و خیالات ہیں جو معاشی امور سے متعلق ہوں۔ معاشی مسائل کے حل کے لئے کئے جانے والے اقدامات' اور معاشی بہبود کے لئے پیش کی جانے والی تجاویز اس کے دائرے میں شامل ہیں۔ اور وہ تمام امور و مباحث جن کا مطالعہ موجودہ علماء معاشیات معاشی پالیسی (Economic Policy) کے عنوان کے تحت کرتے ہیں۔ کسی معاشی مظہر کے پسندیدہ یا ناپسندیدہ ہونے یا کسی معاشی نتیجے کے مطلوب یا غیر مطلوب ہونے کی بابت ظاہر کئے جانے والے خیالات بھی معاشی فکر کے ترجمان ہوتے ہیں۔۔۔ معاشی افکار کے مطالعہ سے ان کے پیچھے کام کرنے والی تجزیاتی بصیرت کا با آسانی پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ (9)

ایک ماہر معاشیات جب کسی ٹیکس کے بارے میں یہ رائے دیتا ہے کہ یہ کیوں ضروری ہے؟ اس کے فوائد کیا ہیں اور اس کے اثرات ٹیکس دہندگان پر کیا پڑتے ہیں؟ کون سے ٹیکس عوام پر محض بوجھ ہیں اور ان کے کیا نقصانات ہیں؟ تو اس سے اس کی تجزیاتی بصیرت نکھر کر سامنے آتی ہے۔ ماہر معاشیات کا فریضہ ہے کہ ملک جن معاشی مسائل سے دوچار ہو ان کی نشاندہی کرے اور ان کے حل کے لئے تجاویز بھی پیش کرے۔